ہفتہ وار رسالہ:454
WEEKLY BOOKLET:454

امیر اہلِ سنّت کا تقریباً 37 سال پہلے کا بیان

عجیب آزمائش

(صفحات:18)

صبر اوّل صدمے پر ہوتا ہے 06
حصولِ مال کے لئے دین داؤ پر 12
انسان کے تین مال 14
بیٹے کو نرمی سے سمجھانے پر پکڑ 16

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

عجیب آزمائش (1)

دعائے عطّار: یاربِّ کریم! جو کوئی 18 صفحات کا رسالہ ”عجیب آزمائش“ پڑھ یا سن لے اسے احسان فراموشی و ناشکری سے محفوظ فرما اور اسے ماں باپ اور خاندان سمیت بے حساب بخش دے۔ اٰمِین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

دُرُودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَیَّ صَلَاةً۔ یعنی قِیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہوگا۔ (ترمذی، ص144، حدیث:484)

مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: قِیامت میں سب سے آرام میں وہ ہوگا، جو حُضُور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کے ساتھ رہے اور حُضُور کی ہَمراہی نصیب ہونے کا ذریعہ دُرُود شریف کی کَثْرت ہے۔ اس سے مَعْلُوم ہوا کہ دُرُود شریف بہترین نیکی ہے کہ تمام نیکیوں سے جنّت ملتی ہے اور اس سے بَزْمِ جنّت کے دولہا (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) ملتے ہیں۔ (مراٰۃُ المناجیح، 2/100)

حَشر میں کیا کیا مزے وارَفتگی کے لُوں رَضا
لَوٹ جاؤں پا کے وہ دامانِ عالی ہاتھ میں
(حدائقِ بخشش، ص104)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

1 ... یہ بیان شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سُنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضوی ضیائی دامت بَرَکاتُہُم العالیہ نے 15 ذوالقعدۃ الحرام 1408ھ بمطابق 30 جون 1988ء کو دعوتِ اسلامی کے اوّلین مدنی مرکز جامع مسجد گلزارِ حبیب کراچی میں عاشقانِ رسول کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں فرمایا تھا۔ جسے المدینۃُ العلمیہ کے شعبے ”بیاناتِ امیرِ اہلِ سُنّت“ نے مُرتَّب کیا ہے۔

www.dawateislami.net

عجیب آزمائش

حضرتِ سَیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اللہ پاک نے بنی اِسرائیل کے تین آدمیوں کو آزمایا، ان میں سے ایک کوڑھی تھا (جسے جُذامی بھی کہتے ہیں)، دوسرا گنجا اور تیسرا اندھا۔

چنانچہ اللہ پاک نے ایک فرشتہ انسانی شکل میں ان تینوں کے پاس بھیجا، وہ فرشتہ پہلے کوڑھی کے پاس آیا اور اس سے پوچھا: تمہیں سب سے زیادہ کیا چیز پسند ہے؟ اس نے کہا: مجھے خوب صورت اور دِل آویز رنگ اور جسم کی بہترین کھال چاہیے کیونکہ جُذام کی وجہ سے لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ فرشتے نے اس جذامی کے بَدَن پر ہاتھ پھیرا تو اس کی بیماری ایک دَم جاتی رہی اور اسے نہایت دِلکش اور خوش رنگ کھال دے دی گئی۔ پھر فرشتے نے مزید سوال کیا: تمہیں کس قِسم کا مال زیادہ پسند ہے؟ اس نے اونٹ یا گائے کا کہا۔[1] اسے دس ماہ کی ایک گابھن (حاملہ) اونٹنی دے دی گئی اور فرشتے نے اسے دُعا دی کہ اللہ پاک تجھے اس میں برکت دے۔

اس کے بعد فرشتہ گنجے کے پاس آیا اور اس سے پوچھا: تجھے کون سی چیز سب سے زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: خوبصورت بال مجھے سب سے زیادہ پسند ہیں اور یہ گنج مُجھ سے دور ہو جائے جس کے باعِث لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ فرشتے نے اس کے سَر پر ہاتھ پھیرا تو اس کا گنج پَن فوراً جاتا رہا اور اسے خوبصورت بال دے دیئے گئے۔ پھر فرشتے نے اس سے پوچھا: تمہیں کس قِسم کا مال زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: گائے۔ اسی وقت ایک گابھن گائے اسے دے دی گئی اور فرشتے نے اس سے کہا: اللہ پاک تجھے اس میں برکت عطا فرمائے۔

1 ... راوی کا شک ہے، مگر برص والے اور گنجے میں سے ایک نے اونٹ کہا، دوسرے نے گائے۔

www.dawateislami.net

پھر وہ فرشتہ انسانی شکل میں اَندھے کے پاس پہنچا اور اس سے پوچھا کہ تجھے کون سی چیز سب سے زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: اللہ پاک مجھے بینائی عطا کر دے تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔ فرشتے نے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرا تو اللہ پاک نے فوراً اس کو بینائی عطا فرما دی۔ پھر فرشتے نے اس سے پوچھا: تمہیں کس قسم کا مال پسند ہے؟ وہ بولا: بکری۔ اسے ایک گابھن بکری دے دی گئی اور فرشتے نے اس کو بھی برکت کی دُعا دی اور چلا گیا۔

کوڑھی، گنجے اور اندھے ان تینوں کے یہاں اونٹوں، گائیوں اور بکریوں کے خوب بچّے ہوئے اور نسلیں بڑھیں، تینوں خوب مالدار ہو گئے۔ جذامی کے یہاں اونٹوں سے وادی بھر گئی، گنجے کے یہاں گائیوں سے وادی بھر گئی، اندھے کے یہاں بکریوں سے وادی بھر گئی۔

اب وہی فرشتہ کوڑھی کی شکل اِختیار کر کے بطورِ امتحان کوڑھ سے صحت یاب ہونے والے شخص کے پاس آیا اور اس سے کہا: میں ایک مسکین مسافر ہوں، میرے سفر جاری رکھنے کے وَسائل ختم ہو گئے ہیں، میرے لیے آج پہنچنے کی صورت نظر نہیں آتی مگر یہ کہ اللہ پاک کی مدد سے اور پھر تیری مدد سے، میں تجھ سے اس کے نام پر جس نے تجھے دِلکش رنگ ورُوپ، حسین و جمیل جِلد اور کثیر مال عطا کیا ہے ایک اُونٹ کا سُوال کرتا ہوں تاکہ میں اپنا سفر جاری رکھ سکوں۔ وہ کہنے لگا: میرے ذمّے بہت سارے حُقوق ہیں۔ اس پر فرشتے نے کہا: میں تجھے جانتا ہوں، کیا تُو وہی کوڑھی نہیں جسے لوگ اَچھوت سمجھتے اور گِھن کرتے تھے؟ اور تُو کوڑی کوڑی کا محتاج نہیں تھا؟ پھر اللہ پاک نے تجھے یہ حسن و جمال اور مال عطا کیا۔ کوڑھی بولا: ایسا نہیں ہے میں تو باپ دادا سے ایسا ہی ہوں۔ یہ سُن کر فرشتے نے کہا: اگر تُو جھوٹ بول رہا ہو تو اللہ پاک تجھے پھر ویسا ہی بنا دے جیسا تُو پہلے تھا۔

اس کے بعد فرشتہ گنجے کے پاس اُسی کی صورت میں گنج کے ساتھ پہنچا اور اِس سے بھی اُسی

طرح سوال کیا جس طرح جذامی سے کیا تھا۔ اِس گنجے نے بھی ویسا ہی جواب دیا جیسا جواب کوڑھی نے دیا تھا۔ اس پر فرشتے نے وہی بات کہی جو کوڑھی کو کہی تھی، یعنی اگر تُو جھوٹ بول رہا ہو تو اللہ پاک تجھے پھر ویسا ہی بنا دے جیسا تُو پہلے تھا۔

پھر فرشتہ اندھے کے پاس اندھے ہی کی شکل میں گیا اور کہنے لگا: میں اندھا محتاج مسافر ہوں، میرے سفر جاری رکھنے کے وسائل ختم ہوگئے ہیں، آج مجھے پہنچنے کی کوئی صورت نظر نہیں آرہی مگر یہ کہ اللہ پاک کی مدد سے پھر تیری مدد سے، میں اُس اللہ پاک کے وسیلے سے جس نے تجھے بینائی واپس کی، تُجھ سے بکری کا سُوال کرتا ہوں جس کے ذریعے میں اپنی منزلِ مقصود تک پہنچ سکوں۔ اندھے نے جواب دیا: بے شک میں نابینا تھا، اللہ پاک نے اپنے فضل و کرم سے مجھے بینائی عطا فرمائی لہٰذا تم جتنی بکریاں چاہو لے لو اور جتنی چاہو چھوڑ دو۔ خُدا کی قسم! تم اللہ کے نام پر جو کچھ لوگے میں اس پر ناگواری کا اظہار نہ کروں گا۔ فرشتے نے کہا: تُو اپنا مال اپنے قبضے میں رکھ، بات یہ ہے کہ اللہ پاک کی طرف سے تم تینوں کا امتحان لیا گیا تھا، اللہ پاک تجھ سے خوش اور تیرے دونوں ساتھیوں کوڑھی اور گنجے سے ناراض ہوگیا۔

(بخاری، 2/463، حدیث:3464 ملتقطاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ مبارکہ سے پتا چلا کہ اِحسان فراموشی اور ناشکری بہت بڑا جُرم ہے اور جو اِحسان فراموشی اور ناشکری کرتا ہے وہ دنیا میں بھی ذلیل و خوار ہوتا ہے اور محشر میں بھی ذِلّت و رُسوائی اس کا مُقدَّر بنتی ہے۔ ذرا غور کیجئے! گنجا اور کوڑھی جو پہلے بہت تکلیف میں تھے جب اُنہیں راحت ملی تو وہ اللہ پاک کو بھول گئے، اس کی راہ میں اپنا مال دینے سے اِنکار کر دیا اور جھوٹ کا بھی سہارا لیا تو آخر کار ذلیل و خوار ہو کر رہ گئے۔ آج کل بھی بدقسمتی سے اگر کسی سے کوئی نیک کام کے لئے سوال کرے تو لوگ طرح طرح

www.dawateislami.net

جھوٹ بولتے ہیں، مثلاً میرے پاس گنجائش نہیں ہے، میرے ساتھ فلاں اور فلاں مسائل ہیں، یوں کئی جھوٹ بول کر ٹال مٹول سے کام لیتے ہیں۔ یہ کیوں نہیں سوچتے کہ جب اللہ پاک نے مجھے مال دیا ہے تو اس کی راہ میں اپنا مال خرچ کرکے ڈھیروں ثواب کمائیں۔ ہاں! اگر دینے والا سُوال کرنے والے سے مطمئن نہ ہو اور سمجھتا ہو کہ وہ فراڈ کرے گا یا اس کی رقم صحیح جگہ خرچ نہ ہو گی تو پھر اگرچہ اُسے نہ دے لیکن اس حالت میں بھی جھوٹ کا سہارا لینا جُرم ہو گا لہٰذا اگر نہیں دینا چاہتا تو جھوٹ بولے بغیر منع کر دے۔ بہرحال آج ہمارے معاشرے میں ناشکری کی فَضا قائم ہے۔ ناشکری عام کیوں نہ ہو کہ جب شیطان لعین کو بارگاہِ الٰہی سے دُھتکارا گیا تو اس نے اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کیا تھا: ”میں تیرے بندوں کو آگے پیچھے اور دائیں بائیں سے بہکاؤں گا اور تُو اُن میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا“ جیسا کہ اللہ پاک قرآنِ کریم میں شیطان کے اس قول کی خبر دیتے ہوئے اِرشاد فرماتا ہے:

ثُمَّ لَاٰتِیَنَّهُمْ مِّنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ وَ مِنْ خَلْفِهِمْ وَ عَنْ اَیْمَانِهِمْ وَ عَنْ شَمَآىٕلِهِمْؕ وَ لَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِیْنَ ﴿۱۷﴾

(پ8، الاعراف:17)

ترجَمۂ کنزُ الایمان: پھر ضرور میں ان کے پاس آؤں گا ان کے آگے اور پیچھے اور داہنے اور بائیں سے اور تو ان میں اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا۔

شکر گزار بندے کم ہیں

اسی طرح اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں ارشاد فرمایا: میرے تھوڑے ہی بندے شکر گزار ہوں گے، جیسا کہ پارہ 22 سورۂ سَبا کی آیت نمبر 13 میں اِرشادِ ربُّ العالمین ہے:

﴿ وَ قَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّكُوْرُ ﴿۱۳﴾ ﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: اور میرے بندوں میں کم ہیں شکر والے۔

اے عاشقانِ رسول! واقعی حقیقی معنوں میں شکر اور صبر کرنے والے بندے بہت کم

www.dawateislami.net

ہیں۔ البتّہ زبانی جمع خرچ بہت زیادہ ہے، اسے یوں سمجھیے کہ جس طرح ہمارے یہاں بہت سے لوگ دوسروں کے سامنے اپنے مَصائب وآلام کا رونا روتے اور طرح طرح کے دُکھڑے سناتے ہیں مثلاً ”صاحب! قرضہ بہت چڑھ گیا ہے یا فلاں بیماری ہے اور ڈاکٹر آپریشن کا بول رہا ہے وغیرہ وغیرہ“ پھر جب ایسوں کو تَسَلّی دی جاتی ہے اور صبر کرنے کو کہا جاتا ہے تو جواب ملتا ہے: میں تو صبر ہی کر رہا ہوں۔ اب اگر کوئی اپنی بھڑاس نکالنے کے بعد کہے کہ ”میں صبر ہی کر رہا ہوں“ تو اِسے صبر کہنا دُرست نہیں ہوگا۔ اسی طرح جب کسی کی جیب کٹتی ہے تو وہ بِلا ضرورت لوگوں کو بتاتا اور جیب کَتْرے کو خوب گالیاں نکالتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ ”میں صبر کر رہا ہوں“ تو یہ صبر نہیں حماقت ہے اور اِسے صبر سمجھنا اس کی خوش فہمی ہے۔

صَبْر اَوّل صدمے پر ہوتا ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حدیثِ پاک میں ہے: صبر اوّل صدمے پر ہوتا ہے۔ (بخاری، 1/441، حدیث:1302) بعد میں تو صبر آ ہی جاتا ہے۔ دیکھیے! جب کسی کے یہاں میّت ہوتی ہے تو گھر والے پُھوٹ پُھوٹ کر روتے، مگر مَعاذَ اللہ بعض لوگ آہ وزاری کرتے ہوئے ہاتھ پاؤں چلاتے، بال نوچتے اور کپڑے پھاڑ ڈالتے ہیں یہ حرام ہیں۔ (فتاویٰ ہندیہ، 1/167 مفہوماً) پھر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ نارمل ہو جاتے ہیں۔

ہمارے یہاں گجراتی میں کہاوت ہے: ”دُکھ نُو اوسڑ دھاڑا“ یعنی غم کی دوا ایام ہیں یعنی جُوں جُوں دن گزرتے جاتے ہیں غم مُندَمِل ہو جاتا ہے، زخم بھر جاتا ہے۔

اسی طرح آواز سے رونا منع ہے البتّہ آواز بلند نہ ہو تو رونے کی مُمانَعَت نہیں۔ (الجوہرۃ النیرۃ، ص139)

یاد رکھیے! صبر کا ثواب جبھی ملے گا کہ بندہ اَوّل صدمے پر صبر کرے اور کوئی بے صبری

www.dawateislami.net

والا جملہ زبان سے نہ نکالے لٰہذا میّت وغیرہ غم کے موقع پر آدمی اپنے آپ کو قابو میں رکھے اور بے صبری کا مُظاہَرہ ہرگز نہ کرے، جب ہی تو صبر ہے ویسے بھی دنوں کے گزرنے کے ساتھ صبر آہی جاتا ہے۔ حقیقی صبر یہ ہے کہ واقعی آپ کی طبیعت خراب ہو اور کوئی پوچھے تو آپ کہیں "اللہ پاک کا شکر ہے۔" اِن الفاظ کے ساتھ ساتھ دل کی کیفیت بھی یہی ہو اور کوئی بے صبری والا جملہ زبان سے ادا نہ ہونے پائے۔

صبر کی فضیلت

اے عاشقانِ رسول! صبر بہت بڑے اَجر و ثواب کا باعث ہے۔ قیامت کے دِن صبر کرنے والوں کو جمع کیا جائے گا تو ایک بہت بڑا گروہ جمع ہو جائے گا اور پھر اللہ پاک اُنہیں بِلا حساب و کتاب جنّت میں داخل فرمائے گا۔ (الزہد لابن مبارک، ص226، حدیث:643 ملتقطاً)

صابرین و شاکرین بہت کم ہیں

افسوس! آج کل صابرین و شاکرین ہیں کہاں؟ ہوں گے تو مزاروں میں ہوں گے۔ اب صورتِ حال یہ ہے کہ ذرا سا کانٹا چُبھے یا سر میں دَرد ہو جائے تو لوگ آسمان سر پر اُٹھا لیتے ہیں۔ ہمارے اَسلاف کا طرزِ عمل ایسا نہیں تھا وہ خود بھی مصیبتوں پر صبر کرتے اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کیا کرتے تھے۔ اس ضِمن میں اللہ پاک کی نیک بندی حضرتِ سَیِّدَتُنا رابِعہ بصریہ رحمۃُ اللہِ علیہا کے ساتھ پیش آنے والا ایک واقعہ سُنیے اور اپنے لیے صبر و شکر کا خزانہ اکٹّھا کیجئے، چنانچہ ایک مرتبہ حضرتِ رابعہ بصریہ رحمۃُ اللہِ علیہا نے ایک شخص کو سر پر پٹّی باندھے دیکھ کر اس کا سبب پوچھا تو اس نے عرض کی: سر میں بہت دَرد ہے اس لیے پٹی باندھ رکھی ہے۔ آپ نے اس سے فرمایا: تم نے صحت مندی کے شکرانے کی پٹی کبھی نہیں باندھی اور ایک دن سر میں دَرد کیا ہوا تم نے شکایت کی پٹی باندھ لی ہے۔ (تذکرۃ الاولیاء، 1/72 ملخصاً)

www.dawateislami.net

بُزرگانِ دین مُصِیبَت چُھپایا کرتے تھے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بزرگوں کا طریقہ کار تھا کہ اگر اُنہیں کوئی تکلیف پہنچتی تو بِلاضرورت اُسے کسی پر ظاہر نہیں کرتے تھے، یہاں تک کہ بعض بزرگوں کے حالات میں یہ بھی لکھا ہے کہ جب وہ بیمار ہوتے تو کسی کو اپنے پاس ملاقات کے لیے نہیں بلاتے تھے تاکہ لوگوں کو ان کا بیمار ہونا معلوم نہ ہوسکے۔ (احیاء العلوم، 4/362 ماخوذاً)

انسان بڑا ناشکرا ہے

بہر حال یہ تَصَوُّف کا نکتہ تھا جو عرض کیا، تصوّف دین سے ہٹ کر نہیں، جو بات دین سے ہٹ کر ہو وہ ٹھیک نہیں، جُہَلا کہتے ہیں: ہم تو فقیر ہیں، شریعت اَور ہے اور طریقت اَور ہے۔ یہ حماقت ہوسکتی ہے ایسی کوئی طریقت نہیں جو شریعت سے جدا ہو! ان کو الگ الگ نہیں کہا جاسکتا، جو ایسا کہے وہ فراڈیا ہے۔ جس کو دیکھو وہ یوں کہتا ہے: جی فقیر نے یوں کیا، فقیر نے یوں کہا، لکھا وغیرہ حالانکہ فقیر ہونا بہت بڑی بات ہے میرے اور آپ جیسے فقیر تو گلی گلی میں پھرتے ہیں حقیقی فقیر کی تعریف بڑی بلند ہے، فقیر میں 4 حروف ہیں: ف، ق، ی اور ر۔ ان میں "ف" سے مراد فاقہ یعنی بھوکا رہنا، آپ تو 4 بار ڈٹ کر کھاتے ہیں، آپ کیسے فقیر ہوگئے؟ آپ نے کبھی ف کا بھی حق ادا نہیں کیا، روزہ آپ سے ایک نہیں رکھا جاتا، آپ فقیر اور صوفی کب سے بن بیٹھے؟ اور فقیر اپنے منہ سے اپنے آپ کو فقیر نہیں کہتا وہ تو لوگ اس کے افعال اور کِردار کی وجہ سے اس کو فقیر کہتے ہیں، فاقہ شاید آپ کے خاندان میں سے کبھی کسی نے نہیں کیا ہوگا اور آپ فقیر بن بیٹھے، پھر "ق" سے مراد قَناعت ہے، یعنی جتنا مل جائے اس پر صبر کرنا مثلاً کسی سے کہا جائے آپ کی تنخواہ کتنی ہے؟ تو جواب ملتا ہے جی 1500 ہے، پورا نہیں ہوتا،

www.dawateislami.net

دعا کرو 2000 ہو جائے، 2000 مل جائیں تو کہیں گے: 2500 مل جائیں۔ میرے آقا شیخ سعدی رحمۃُ اللہِ علیہ بڑی پیاری بات فرما گئے: "تَوَنگری بہ دل اَست نہ بہ مال "یعنی مالداری دل سے ہوتی ہے مال سے نہیں۔ مالدار تو نمرود، فرعون، قارون اور ابو جہل بھی تھا، امام محمد غَزالی رحمۃُ اللہِ علیہ بزرگوں کا قول نقل کرتے ہیں: دولت پیسا درہم و دینار سانپ اور بِچّھو ہیں اس کو وہی ہاتھ لگائے جو سانپ اور بچھو سے بچنے کا مَنْتَر جانتا ہو، کسی نے عرض کیا: اس کا منتر کیا ہے؟ تو فرمایا: اس کا منتر یہ ہے کہ حلال طریقے سے حاصل کرے اور موقع و محل پر اس کو خرچ کرے۔

(مکاشفۃ القلوب، ص 143 ماخوذاً)

پہلے کے لوگ حلال طریقے سے مال حاصل کرتے تھے، اب کون ایسا کرتا ہے یہ ہم نہیں جانتے۔ آج کثیر مالدار وہ ہیں جو چوریاں کرتے ہوں گے رشوت اور سُود کا لَین دَین اور معلوم نہیں کیا کیا کرتے ہوں گے، اللہ پاک ہمارے حالِ زار پر رحم فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

آپ کی یہ خواہش ہو گی کہ راتوں رات 5 لاکھ کا انعامی بانڈ لگ جائے یا اس چکر میں ہوں گے کہ راتوں رات امیر بن جائیں۔ بہر حال اس کا منتر کوئی نہیں جانتا اس لئے جتنا سانپ بچھو کا ذخیرہ یعنی مال و دولت کم ہو اتنا اچھا ہے۔ اسی طرح آگے حضرت شیخ سعدی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: "بُزُرگی بہ عقل اَست نہ بہ سال " یعنی بزرگی عقل سے ہوتی ہے نہ کہ عمر سے یعنی ایسا نہیں کہ جو عمر رسیدہ ہے وہی بزرگ ہے سفید بال ہو گئے کمر جھک گئی اور گالیاں بھی دے رہے ہیں پھر بھی بزرگ ہیں ایسا نہیں۔

فی زمانہ شکر گزار بندہ تلاش کرنا بہت مشکل ہے، جیسا کہ اللہ پاک نے قرآنِ پاک میں غازیوں کے گھوڑوں کی قَسَم یاد فرمانے کے بعد انسان کے ناشکرا ہونے کو بیان فرمایا ہے، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

www.dawateislami.net

وَ الْعٰدِیٰتِ ضَبْحًاۙ(۱) فَالْمُوْرِیٰتِ قَدْحًاۙ(۲) فَالْمُغِیْرٰتِ صُبْحًاۙ(۳) فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًاۙ(۴)
فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًاۙ(۵) اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌۚ(۶) وَ اِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِیْدٌۚ(۷)
وَ اِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ لَشَدِیْدٌؕ(۸) (پ30، العٰدیٰت:1-8)

ترجَمۂ کنزالایمان: قسم ان کی جو دوڑتے ہیں سینے سے آواز نکلتی ہوئی پھر پتھروں سے آگ نکالتے ہیں سم مار کر پھر صبح ہوتے تاراج کرتے ہیں پھر اس وقت غبار اڑاتے ہیں پھر دشمن کے بیچ لشکر میں جاتے ہیں بے شک آدمی اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے اور بے شک وہ اس پر خود گواہ ہے اور بے شک وہ مال کی چاہت میں ضرور کرّا ہے۔

اپنے ناشکرا ہونے پر خود گواہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے جہاں انسان کے ناشکرا ہونے کو بیان فرمایا ہے وہیں یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ انسان اپنے ناشکرا ہونے پر خود گواہ ہے۔ اس طرح کہ انسان اپنے افعال اور کردار کے ذریعے اپنے ناشکرا ہونے پر خود گواہ ہے۔ دیکھیے! ہم زبان سے تو کہتے ہیں کہ اللہ پاک کا شکر ہے، لیکن پریشانیوں کی وجہ سے دل میں بھری ہوئی بھڑاس بھی نکال دیتے ہیں، ایسا ہی ہمارا شکر ہے۔ اگر ہم شکر گزار بندے ہوتے تو ہمیں مال حاصل کرنے کے لیے اتنی بھاگ دوڑ اور مارا ماری نہ کرنی پڑتی جتنی ہم کرتے ہیں۔ ہم صحیح معنوں میں نہ اللہ پاک کا شکر ادا کرتے ہیں اور نہ صبر کرتے ہیں۔

مال کی محبّت میں شدید

آہ! انسان ناشکرا ہونے کے ساتھ ساتھ مال کی محبّت میں بہت شدید بھی ہے، چنانچہ اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿وَ اِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ لَشَدِیْدٌؕ(۸)﴾ (پ30، العٰدیٰت:8) ”ترجَمۂ کنزالایمان: اور بے شک وہ مال کی چاہت میں ضرور کرّا ہے۔“

www.dawateislami.net

اس آیتِ مُبارَکہ کی تفسیر میں مُفَسِّرین نے بیان فرمایاہے کہ انسان عبادت کے معاملے میں کمزور مگر مال کی مَحبّت میں مضبوط ہے۔(تفسیر کبیر، پ30،العٰدیٰت ، تحت الآیۃ:8، 11/ 262)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ حقیقت ہے کہ انسان نیکیوں کے معاملے میں سُست اور دولت کے معاملے میں چُست ہے۔ اسے یوں سمجھیے کہ اگر کسی سے کہا جائے کہ ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھنے سے دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں، دس گناہ معاف ہوتے ہیں، دس درجات بلند ہوتے ہیں اور دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا لہٰذا ایک ہزار مرتبہ دُرودِ پاک پڑھ لیجئے بڑی فضیلت حاصل ہوگی، شاید وہ نہیں پڑھے گا۔ اگر یہ بات اَخبار میں چَھپوادی جائے کہ جو نوچندی شبِ جمعہ کو گھر کے کسی کونے میں باوضو دوزانوں بیٹھ کر سر جُھکائے ایک ہزار مرتبہ دُرود شریف پڑھے گا آئندہ پرائزبانڈ کی قرعہ اندازی میں اس کا پانچ لاکھ کا انعام نکلے گا تو اب بیٹھے بیٹھے کسی کی ریڑھ کی ہڈی اَکڑ جائے یا کوئی شوگر، دِل یا دَمے کا مریض ہو لازمی پڑھے گا چاہے اسے ایمبولینس میں ڈال کر ہسپتال ہی کیوں نہ لے جانا پڑے کیونکہ پیسوں کا معاملہ ہے۔

اسی طرح بہت سے لوگ اپنی ملازمت کا گریڈ بڑھوانے کے لیے تعویذات لیتے اور لمبے لمبے وظیفے کرتے ہیں لیکن مَحْض ثواب کمانے کی نیّت سے ایک ہزار مرتبہ دُرودِ پاک پڑھنے سے کَتراتے ہیں۔

یاد رکھئے! بعض لوگوں کی موت کی وجہ ان کا مال ہوتا ہے۔ آئے دن اخبارات میں اس طرح کی خبریں چَھپتی رہتی ہیں کہ ”پرائزبانڈ بیچنے والوں کو ڈاکوؤں نے گولی مار کر پرائزبانڈ چھین لیے، فلاں بینک کے عملے کو ڈاکوؤں نے فائرنگ کا نشانہ بنایا اور رَقم لُوٹ کر لے گئے وغیرہ وغیرہ“ جبکہ غریب انسان ڈاکوؤں کی گولیوں کا نشانہ بہت کم بنتے ہیں۔

www.dawateislami.net

حُصُولِ مال کے لئے دین داؤ پر

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ٹھنڈے دل سے سوچو! جس مال کے حصول کے لیے انسان اپنے دین تک کو داؤ پہ لگاتا ہے، جھوٹ بولتا ہے، رشوت لیتا ہے یہاں تک کہ سُود کا بھی لحاظ نہیں کرتا، افسوس! ایک دن اس مال کو چھوڑ کر دنیا سے رُخصت ہو جاتا ہے۔ آپ کتنا جیو گے ساٹھ سال، ستّر سال، اسّی، نوّے، سو سال یا زیادہ سے زیادہ سوا سو سال تک ہی جیو گے، پھر عمر کے آخری حصے میں اندھے، بہرے اور کمزور ہو جاؤ گے، بستر پر پڑے رہو گے۔ پچھلے دنوں اخبار میں آیا تھا کہ ایک سو بتیس (132) سال کے بوڑھے یا بڑھیا کا انتقال ہو گیا، شاید سب سے عمر رسیدہ یہی ہو دنیا میں۔ معذرت کے ساتھ اتنا آپ نہیں جیو گے۔ 132 سال جینے والے نے اصل مال کھایا ہو گا، آپ نے تو ابھی سے جوانی میں چشمہ پہنا ہوا ہے۔

آج ہم نے بہت ترقی کر لی ہے، اسکرین دیکھنے کی وجہ سے ہماری نظر پر بہت زیادہ اثر پڑتا ہے۔ اسی طرح جب گاڑیوں کے ہارن بجتے ہیں تو ان کی آواز کانوں سے ٹکراتی ہے جس کی وجہ سے سُننے کی قوّت آہستہ آہستہ کمزور ہوتی چلی جاتی ہے کیونکہ کان کے لئے آواز سننے کی ایک Limit ہے اُس سے زیادہ تیز آواز کان کے پردے سے ٹکراتے رہیں گے تو یہ خراب ہو جائیں گے۔ اسی طرح ہر گھر میں گانے بجتے ہیں اور یہ سننا بھی گناہ ہے اور گناہ کا اثر صحت پر بھی پڑتا ہے۔ بد نگاہی اور تانک جھانک کرنے سے نظر کمزور ہوتی ہے اور گانے باجے سننے سے قوّتِ سماعت پر اثر پڑتا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، 7/385 ماخوذاً)

یاد رہے! جہاں دنیا میں بد نگاہی سے نظر کمزور ہوتی ہے وہیں مرنے کے بعد اس جرم کے سبب آنکھوں میں کیل ٹھونک دیئے جائیں گے۔ (معجم کبیر، 8/156، حدیث: 7666 ملتقطاً) ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو شخص اپنی آنکھ کو حرام سے پُر کرتا ہے اللہ پاک بروزِ قیامت

www.dawateislami.net

اس کی آنکھ میں جہنّم کی آگ بھر دے گا۔(مکاشفۃ القلوب، ص10) اسی طرح جو لوگ گانے باجے سنتے ہیں ان کے کانوں میں کِیل ٹھونک دیئے جائیں گے۔(معجم کبیر،8/156، حدیث:7666 ملتقطاً)

ذرا غور کریں! آج اگر کان میں تِنکا چُبھ جائے تو برداشت نہیں ہوتا، بروزِ قیامت اگر کانوں میں کیل ٹھونک دیئے گئے تو کیسے برداشت کرپائیں گے؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سورۂ عٰدیٰت کی چند آیاتِ مبارکہ سے مُتعلِّق کچھ تفصیل سُنی مزید آیاتِ مبارکہ ملاحظہ کیجئے، چنانچہ اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:

اَفَلَا یَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِی الْقُبُوْرِۙ(۹) وَ حُصِّلَ مَا فِی الصُّدُوْرِۙ(۱۰) اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ یَوْمَىٕذٍ لَّخَبِیْرٌ۠(۱۱)

(پ30،العٰدیٰت:9-11)

ترجَمۂ کنز الایمان: تو کیا نہیں جانتا جب اُٹھائے جائیں گے جو قبروں میں ہیں اور کھول دی جائے گی جو سینوں میں ہے بے شک ان کے رب کو اس دن ان کی سب خبر ہے۔

اے عاشقانِ رسول! اپنے روزانہ کے اعمال میں بہتری لانے کے لیے اپنی زندگی کا حساب لگایئے مثلاً ہم دنیا میں زیادہ سے زیادہ ساٹھ سال گزاریں گے۔اب یہ دیکھ لیجئے کہ عام طور پر آرام کا وقت اوسطاً یومیہ آٹھ گھنٹے ہے، اگر روزانہ آٹھ گھنٹے سونے کا حساب لگایا جائے تو ساٹھ سال میں سے بیس سال تو سونے میں گزر جائیں گے اور باقی چالیس سال دوسرے کاموں کے لئے رہ جائیں گے۔اب غور کیجئے کہ ان چالیس سالوں میں ہم کیا کیا کریں گے؟ پھر اس حوالے سے بھی سوچیے کہ ہمیں قبر میں کتنا عرصہ رہنا ہے؟ اس کا بھی حساب لگالیں۔اسی طرح ان لوگوں کے بارے میں سوچیے کہ جو ہزاروں سال سے قبروں میں ہیں اور ان میں سے کوئی بھی واپس لوٹ کر دنیا میں نہیں آیا۔اب اپنا یہ ذہن بنایئے کہ ایک دن ہمیں بھی

www.dawateislami.net

موت آئے گی اور ہم بھی کتنے لمبے عرصے تک قبر میں رہیں گے کچھ پتا نہیں ہے۔ نیز ہمیں بھی وہی کفن دیا جائے گا جو فُٹ پاتھ پر پڑی لاوارث میّت کو دیا جاتا ہے۔ جو مال ہم نے کمایا اور جسے حاصل کرنے میں ہم نے بہت بھاگ دوڑ کی وہ ہماری اولاد کے لئے رہ جائے گا اور ہمارے کسی کام نہ آئے گا۔

انسان کے تین مال

اے عاشقانِ رسول! ہمارا مال وہی ہے جسے ہم نے کھالیا، پہن لیا یا پھر اللہ پاک کی راہ میں خرچ کر دیا جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: انسان کہتا ہے کہ میرا مال، میرا مال، اس کے تو تین مال ہیں، پہلا مال اس نے کھا کر ہضم کر لیا، دوسرا مال اس نے پہن کر پرانا کر لیا، تیسرا مال اللہ کی راہ میں دے کر آگے کو چلتا کر دیا۔ (مسلم، ص1210، حدیث:7422) یہ تین طرح کے مال انسان کے اپنے ہیں بقیہ مال اس کے وارثوں کا ہے جو اس کے مال سے عیاشی کریں گے۔

اے کاش! ہم اپنی اولاد کو قرآنِ پاک پڑھا کر اور دین کا مُبلّغ اور نمازی بنا کر اس دنیا سے گئے ہوتے تاکہ ہماری اولاد ہمارے لیے دعا کرے اور ایصالِ ثواب کا اہتمام کرے۔ یاد رکھیے! جو نیک اولاد چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہوتا ہے اس کی اولاد اس کے لیے ثوابِ جاریہ کا سبب بن جاتی ہے لیکن آج کل نیک اولاد چھوڑ کر کون جاتا ہے؟ اور اپنی اولاد کو نیک بنانے کے لیے کوشش کون کرتا ہے؟

آج صاحبِ اولاد ہونے کی دُعا تو سبھی مانگتے ہیں اور اس کے لیے تعویذات بھی لیتے ہیں لیکن نیک اولاد کی دُعا کوئی نہیں مانگتا ہے۔ جس طرح لوگ محض بیروز گاری ختم ہونے اور روز گار ملنے کی دعا تو مانگتے ہیں لیکن حلال روزی کی دُعا کوئی کوئی مانگتا ہے۔ شیطان نے زبان پر کڑوی لگام لگا دی ہے، دماغ پر تالے پڑ گئے، یہ کسی کی سوچ نہیں ہے کہ حلال روزی

www.dawateislami.net

مانگیں۔ یاد رکھیے! جب بھی روزی مانگیں تو حلال روزی مانگیں اور جب بھی اَولاد مانگیں تو نیک اولاد مانگیں۔ بد قسمتی سے آج کل اولاد کے نیک ہونے کی فکر بہت کم لوگوں کو ہوتی ہے، عام طور پر ماں باپ کی یہی سوچ ہوتی ہے کہ ایسی اولاد ہو جو دنیوی مال و دولت کما کر دے اور جدید زمانے کے حساب سے چلے۔

اگر اولاد خود سے نیک بننے کی کوشش کرے تو (گویا) قیامت قائم ہوجاتی ہے، والدین کو تشویش ہوتی ہے کہ کہیں مولوی نہ بن جائے اور پھر ہم سے اس طرح کے مُطالبات نہ شروع کردے کہ پانچوں نمازیں پڑھا کرو اور نمازِ فجر کی اَدائیگی کے لیے اُٹھا کرو وغیرہ وغیرہ۔

ہم کہتے ہیں اپنے بچے کو دعوتِ اسلامی کے اجتماع میں بھیج دو ہم اِسے نیک بنادیں گے، لیکن لوگ کہتے ہیں نہیں جناب! ہم اپنے بچے کو مولوی نہیں بنائیں گے۔ اُن سے پوچھا جائے کہ آپ کلمہ کونسا پڑھتے ہیں تو کہیں گے: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ۔ ان کو کہا جائے آپ اور ہم جس کا کلمہ پڑھتے ہیں ہم دعوتِ اسلامی والے آپ کی اولاد کو اُسی کی سنّتیں سکھائیں گے۔ مگر لوگوں کو پتا ہے کہ پھر یہ ہماری اولاد کو کہیں گے کہ پانچوں وقت کی نماز پڑھا کرو فجر میں بھی اُٹھا کرو۔ جبکہ ہمارا بچہ صبح سے رات تک کام میں ہوتا ہے پھر صبح جلدی اُٹھے گا تو نیند پوری نہیں ہوگی، بیمار ہو جائے گا وغیرہ وغیرہ۔ نہیں! نہیں! ہم تو اپنا بچہ نہیں دیں گے اور ہم اِسے فجر میں نہیں اُٹھنے دیں گے۔ ہمارے معاشرے میں بعض ایسے لوگ بھی موجود ہیں کہ جو اپنی اولاد کو دین پر عمل کرنے سے روکتے ہیں اور پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی پیاری پیاری سُنّت داڑھی شریف نہیں رکھنے دیتے اور داڑھی رکھنے پر طرح طرح کی اَذِیّتیں پہنچاتے ہیں۔ اَفسوس! آج سُنّت پر چلنے والا مظلوم بن گیا ہے!

اسلام تیرے چاہنے والے نہ رہے
جن کا تو چاند تھا افسوس وہ ہالے نہ رہے

www.dawateislami.net

قیامت کے دن اللہ پاک حکم دے گا کہ جنّتیوں اور جہنّمیوں کو الگ الگ کیا جائے تو عرض کی جائے گی یا اللہ کتنوں کو کتنوں سے الگ کیا جائے ؟ اللہ پاک فرمائے گا: ایک ہزار میں سے نو سو ننانوے جہنّمیوں کو نکال دو۔(ترمذی،5/ 113، 114،حدیث:3179ملخصًا)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج مسلمان دین سے کتنا بَرگَشْتَہ (رُوگَردانی کرنے والا) ہو گیا ہے، کس قدر دین سے دور بھاگتا چلا جارہا ہے، بندہ نماز نہیں پڑھتا، داڑھی نہیں رکھتا، جھوٹ بولتا ہے، رشوت لیتا ہے، سب کچھ کرتا ہے پھر بھی خوش فہمی میں ہے اور خود کو اچھا سمجھتا ہے۔ افسوس! آج والدین اپنی اولاد کو فلموں ڈراموں اور دیگر گناہوں میں مبتلا دیکھتے ہیں مگر انہیں ٹوکتے نہیں، ایسوں کو ڈرنا چاہیے کہ اپنی اولاد کو بُرائی سے نہ روکنے کے سبب اگر اللہ پاک ناراض ہو گیا تو اس کی پکڑ بہت سخت ہے، اس ضِمن میں ایک عبرت انگیز واقعہ پیشِ خدمت ہے:

بیٹے کو نرمی سے سمجھانے پر پکڑ

بنی اسرائیل کے ایک عالِم صاحب وعظ فرمارہے تھے، ان کا بیٹا بھی اس محفل میں موجود تھا، اس نے ایک لڑکی کو گُھورا تو اس عالِم نے کہا: ”اے بیٹے صبر کر۔“ یہ کہنا تھا کہ وہ عالِم اچانک مِنْبر سے گِرا اور اس کی ہڈیاں بعض جگہوں سے ٹوٹ گئیں اور غیب سے آواز آئی کہ اپنے لڑکے کے گناہ پر کیا اتنی تنبیہ کافی تھی؟ تم نے اسے سختی سے کیوں نہیں روکا؟ یاد رکھو! تمہاری نسل سے قیامت تک کوئی صدّیق پیدا نہیں ہو گا۔

(حلیۃ الاولیاء،2/ 422حدیث:2823 ملتقطاً)(احیاء العلوم،2/ 383)

افسوس! آج اولاد کو ساتھ بٹھا کر گناہ کیا جاتا ہے، باپ اپنی جوان اولاد کو اپنے

www.dawateislami.net

ساتھ بٹھا کر فلم دکھاتا ہے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ذرا غور کریں! وہ لڑکا جس نے صرف ایک لڑکی کو گُھورا، اگرچہ باپ نے اسے منع بھی کیا لیکن جیسا منع کرنا چاہیے تھا ویسا منع نہیں کیا تو اس پر یہ عذاب نازل ہوا کہ قیامت تک اس کی نسل سے کوئی صدّیق پیدا نہ ہوگا۔ ذرا سوچئے! اس باپ کا کیا حشر ہوگا جو اپنے بچوں کو فلمیں ڈرامے دکھاتا ہے؟ اللہ پاک ہمیں اپنے قَہر و غَضَب سے بچائے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اب بھی وقت ہے، ابھی موت نہیں آئی، گناہوں سے سچّی توبہ کرلیجئے اور تَصَوُّر ہی تَصَوُّر میں اپنی آخرت کے بارے میں اس طرح غور کیجئے کہ مثلاً میری عمر 36، 37 سال ہو چکی، یعنی ایک تہائی زندگی گزر چکی، میرے سر پر موت منڈلا رہی ہے، عنقریب مجھے بھی کفن پہنایا جائے گا، کاندھوں پر اٹھا کر قبرستان لے جایا جائے گا، اندھیری قبر میں دفنایا جائے گا اور معلوم نہیں کہ پھر کوئی قبر دیکھنے بھی آئے گا یا نہیں؟ اگر زندگی میں کوئی تکلیف پہنچے تو بہت سے لوگ مُرَوَّت میں جمع ہو جاتے ہیں۔ نیز ممکن ہے جنازے میں بھی شریک ہو جائیں لیکن تھوڑے عرصے بعد سب بھول جاتے ہیں۔

عمر بھر کون کسے یاد کرتا ہے
وقت کے ساتھ خیالات بدل جاتے ہیں

آہ! اس کے بعد قبر میں سینکڑوں یا ہزاروں سال رہنا پڑے گا اور قیامت کا ایک دن پچاس ہزار سال کا ہوگا۔ (تفسیر در منثور، پ29، المعارج، تحت الآیۃ:4، 8/279) یاد رکھیے! قبر کی تیاری اس دنیا میں رہتے ہوئے کرنی ہے، لہٰذا قرآنِ پاک کی اس آیتِ مبارکہ کو مشعلِ راہ بنالیجئے

www.dawateislami.net

اِن شاءَ اللہ دنیا اور آخرت دونوں سَنْور جائیں گی، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْؕ ﴾ (پ26،الحجرات:13) ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔ اس میں کون کس زبان و نسل کا ہے اس کا کوئی عمل دخل نہیں، جو پرہیز گار ہے وہی اللہ پاک کے نزدیک اچھا اور مُعزّز ہے۔

اے اللہ پاک! ہم پر کرم فرما کہ ہماری گناہوں کی عادتیں نکل جائیں اور ہم تیرے شکر گزار بندے بن جائیں۔ اٰمِین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ على مُحَمَّد

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرودِ پاک کی فضیلت	01	انسان بڑا ناشکرا ہے	08
عجیب آزمائش	02	اپنے ناشکرا ہونے پر خود گواہ	10
شکر گزار بندے کم ہیں	05	مال کی محبّت میں شدید	10
صبر اَوّل صدمے پر ہوتا ہے	06	حصولِ مال کے لئے دین داؤ پر	12
صبر کی فضیلت	07	انسان کے تین مال	14
صابرین و شاکرین بہت کم ہیں	07	بیٹے کو نرمی سے سمجھانے پر پکڑ	16
بزرگانِ دین مصیبت چُھپایا کرتے تھے	08	❀❀❀❀❀❀	❀

www.dawateislami.net

اگلے ہفتے کا رسالہ

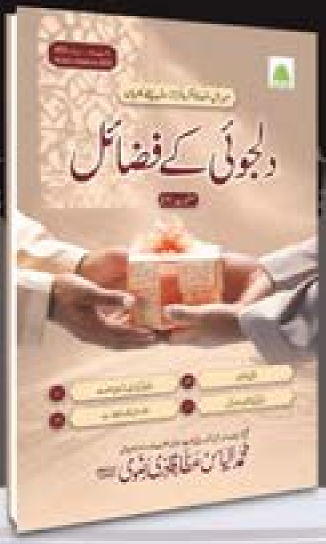

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net